وقـــائع

صاحبزادہ ساجدالرحمن

ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد :

یکم اور دوم اکتوبر کی شام ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی چیئر کے تحت ,, ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات ،، کا انعقاد کراچی کے.کے ڈی اے سوک سینٹر کے خوبصورت اور وسیع سیمینار روم میں عمل میں آیا ۔ ترکی کے مشہور و معروف تاریخ آل عثمان کے ماہر پروفیسر ڈاکٹر خلیل انا لچک نے دو تحقیقی مقالے بعنوان ,, آل عثمان خلفاء کے دور میں شریعت کی بالادستی میں قانون سازی ،، اور ,, آل عثمان کے زمانے مین تنصیب خلافت کی نوعیت ،، پڑھے ۔ ان یادگاری خطبات کا انعقاد جامعہ کراچی نے کیا تھا ۔

یاد رهے که جنوبی ایشیا کے عظیم محقق ، نامور مؤرخ ، مفکر اور ماہر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق نے ۱۹۸۲ء کے اوائل میں ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی مسند (چیئر) کا اجراء کیا ۔ چونکه تقریباً گیارہ سال مرحوم اس جامعه کے وائس چانسلر رہ چکے تھے اس لیے یه مسند صدر نے ازراہ نوازش جامعه کراچی کو دی ۔ مزید براں ، چونکه مرحوم کی تمام تحریروں کا اصل محور اور لب لباب تاریخی پس منظر میں اسلام کا تجزیه تھا اس لیے صدر مملکت نے یه مسند ,,تاریخ اسلام میں تحقیق،، کے لئے وقف کر دی ۔

اس مسند کے سپرد تین کام کیے گئے ۔ اولاً مسند نشین کے ذمہ تاریخ اسلام میں تحقیق ، دوم ڈاکٹر قریشی مرحوم کی تصانیف کی روشنی میں ان پر تحقیق کرانا اور سوم ڈاکٹر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد ۔

پہلی صورت میں تو مسند نشین ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی صاحب کی تصنیف ,, کتاب الرسول ،، (بزبان انگریزی) منظر عام پر آ چکی ہے ۔ اس کتاب میں اس دستور مدینہ کا جائزہ لیا گیا ہے جو فاضل مصنف کی تحقیق کے بموجب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یثرب میں ورود مسعود کے صرف ساڑھے تین ماہ بعد بغیر کسی کے صلاح و مشورہ کے خود تحریر کرایا تھا ۔ اس کتاب میں عربی کے اصل مآخذ ، جرمن اور ولندیزی سیرۃ نگار اور دستور کے متن سے ھی استنباط کیا گیا ہے ۔

مسند کی دوسری ذمہ داری ڈاکٹر قریشی مرحوم کی تصانیف و افکار پر تحقیق کرانا ہے ۔ اس ضمن میں جامعہ کراچی کے شعبہ تاریخ اسلام کے ایک استاد کو پی ایچ ۔ ڈی میں داخلہ مل چکا ہے اور وہ ڈاکٹر ہاشمی صاحب کے ماتحت ,, ڈاکٹر قریشی بحیثیت مفکر اور مؤرخ اپنی نگارشات کی روشنی میں ،، کے عنوان پر تحقیق میں مشغول ھیں ۔

اس مسند کی تیسری ذمہ داری قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد تھا ۔

ابتداء میں بیرون ملک کے بعض غیر مسلم ماہرین کو خطبات کی دعوت دی گئی مگر انہوں نے معذرت کا اظہار کیا ۔ اواخر ۱۹۸۳ء میں شیخ الجامعہ ڈاکٹر جمیل جالبی کی ہدایت پر اس کے مسند

نشین پروفیسر ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی نے بیرون ملک کے ایسے نامور مسلم اہل علم سے رابطہ قائم کرنا شروع کیا جو اپنے اپنے دائرہ اختصاص میں خصوصی مہارت رکھتے ہوں۔ دنیائے اسلام کے نامور محقق ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے بربنائے صحت اور عمر معذوری ظاہر کی۔ اواخر ۱۹۸۴ء میں انعقاد ممکن تھا مگر ناگزیر وجوہ کی بنا پر ملتوی کرنا پڑا۔ اس طرح خطبات کا انعقاد اکتوبر سال رواں سے قبل ممکن نہ ہو سکا۔

یکم اکتوبر بروز بدھ قبل از مغرب کراچی کے ترقیاتی ادارے کے وسیع اور خوبصورت سیمینار روم میں دو روزہ سلسلۂ خطبات کا افتتاح ہوا۔ جلسہ کی صدارت جامعہ کراچی کے سربراہ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے کی۔ تلاوت کلام پاک کے بعد مسند نشین ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی نے ڈاکٹر قریشی مسند کے کام پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد ڈاکٹر ہاشمی نے صدر محترم جنرل محمد ضیاء الحق کا وہ پیغام پڑھ کر سنایا جو صدر نے اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

صدر محترم نے ڈاکٹر قریشی مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا شمار بین الاقوامی مؤرخین کی صف اول میں ہوتا ہے۔ صدر نے ان کے استنباطی ذہن، وسعت نظر، فاضلانہ تحقیق، غیر متعصبانہ استدلال اور بیّن تشریحات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ بحیثیت ایک راست باز مسلم اور سادہ مزاج اور تعلی سے پاک انسان کے ڈاکٹر قریشی نے خود کو اسلامی نظریہ کے تحفظ اور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے وقف کر دیا تھا۔ صدر نے فرمایا کہ اسی خیال کے پیش نظر میں نے ڈاکٹر قریشی مسند ,, تاریخ اسلام میں تحقیق " کے لیے مختص کی ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اپنے خطبہ استقبالیہ میں اولاً مسند ڈاکٹر قریشی کے اغراض و مقاصد پر بصیرت افروز اظہار خیال کیا اور جو تین کا م اس مسند کے ذمہ ھیں ان پر روشنی ڈالی ۔

ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب نے اس امر پر مسرت کا اظہار کیا کہ قریشی یادگاری خطبات کا افتتاح ھمارے دوست ملک ترکی کے مشہور و معروف مؤرخ پروفیسر ڈاکٹر خلیل انا لچک کے لکچروں سے ہو رہا ہے ۔ ڈاکٹر جمیل جالبی نے مزید مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دونوں دن کے مقالے ,, خلفاء آل عثمان کے زمانے میں شریعت کی بالادستی میں رہتے ہوئے قانون سازی ،، اور ,, سلاطین آل عثمان کے دوز میں تنصیب خلافت ،، وہ اہم ترین موضوع ھیں جن کی افادیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا ۔ شیخ الجامعہ نے مہمان مقرر کا خیر مقدم کرتے ہوئے ترکوں کی چھ سو سالہ اسلامی خدمات کو سراھا اور فرمایا کہ یہی اتراک تھے جنھوں نے تین براعظموں پر اس طویل عرصہ تک اسلام کا پرچم بلند رکھا اور اپنے خون سے اسلام کی آبیاری کی ۔ شیخ الجامعہ کے ان جذبات کی سامعین نے بھرپور داد دی ۔

قبل اس کے کہ فاضل مقرر اپنا مقالہ پڑھتے ، مسند قریشی کے پروفیسر ڈاکٹر ھاشمی نے سامعین کو بتایا کہ ڈاکٹر خلیل انا لچک نہ صرف تقریباً نو کتابوں کے بزبان ترکی اور انگریزی اور تقریباً تین سو تحقیقی مقالوں کے مصنف ھیں بلکہ ان کے یہ مقالے متعدد زبانوں میں ترجمہ بھی ھو چکے ھیں ، مثلاً ترکی ، انگریزی ، یونانی ، جرمن ، فرانسیسی اور سَربِیَن ۔

اپنے پہلے دن کے مقالے میں فاضل مصنف نے یہ بتایا کہ استنبول کے عثمانی خلفاء نے کس طرح اپنے زمانے کی انتظامی اور ملکی ضروریات کے لیے قوانین وضع کیے ، مثلاً سرحدی معاملات ، محصولات ، درآمدی اور برآمدی اصول و ضوابط اور محصولات وغیرہ ۔ ڈاکٹر انا لچک نے بتایا کہ ان قوانین کے وضع ہونے کے باوجود شریعت کی بالادستی ہر حالت میں قائم رہی اور شیخ الاسلام کو ہر وقت یہ اختیار حاصل رہا کہ کسی بھی قانون کو قرآن اور سنت کے منافی تصور کرے تو اسے مسترد کر سکتا ہے اور بار ہا ایسا کیا بھی گیا ۔

دوسرے دن کے مقالے میں ڈاکٹر خلیل انا لچک نے سلاطین آل عثمان کے دور میں ادارۂ خلافت پر روشنی ڈالی ۔

فاضل مضمون نگار نے اپنے مقالے میں صدیق اکبرؓ سے لے کر آخری عثمانی خلیفہ عبدالمجید ثانی تک کے دور کا احاطہ کیا ۔ آپ نے بتایا اولین چار خلفاء کے بعد پھر خلفاء دمشق کے بنو عباس ، خلفاء اندلس اور پھر استنبول کے خلفاء آل عثمان کے زمانے میں ادارۂ خلافت کن کن ادوار سے گذرا ۔ فاضل مقالہ نگار نے یہ بھی بتایا کہ مختلف حالات کے پیش نظر قرون وسطیٰ کے مسلم مفکرین نے خلافت میں تبدیلیوں کی کس طرح نشاندھی کی ۔

آپ نے اس زمانہ کی نشان دھی بھی کی جب سولھویں صدی کی ابتداء سے بیسویں صدی کے پہلے ربع تک تین براعظموں میں عثمانی خلفاء کا نام خادم حرمین شریفین کی حیثیت سے تمام مساجد میں صلوٰۃ الجمعہ کے خطبوں میں لیا جاتا رہا ۔

ڈاکٹر خلیل انا لچک نے ان عوامل پر بھی مختصراً روشنی ڈالی

جن کی بنا پر کمال اتاترک کو ۱۹۲۳ء میں ادارۂ خلافت کو ختم کرنا پڑا ۔

اس دوسری نشت کے صدر ، ڈاکٹر سید معین الحق صاحب نے اپنے صدارتی کلمات میں ڈاکٹر خلیل انا لچک کے مقالے کی بے انتہا تعریف کی اور انا لچک صاحب کے نقطۂ نظر کو سراھا ۔ ڈاکٹر معین الحق صاحب نے برصغیر کی اس تحریک کا بھی ذکر کیا جو خلافت کی بقا کے لیے اس دور کے سرکردہ مسلم زعماء نے چلائی ۔

آخر میں ڈاکٹر ھاشمی نے اس امر پر اطمینان کا اظہار کیا کہ بالآخر قریشی یادگاری خطبات کا انعقاد عمل میں آسکا ۔ ڈاکٹر ھاشمی نے اپنے اختتامی الفاظ میں نہ صرف ڈاکٹر خلیل انا لچک اور ڈاکٹر معین الحق صاحبان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور سامعین کا بھی جنھوں نے دونوں دن آکر ان اجلاس کو کامیاب بنایا بلکہ خاص طور پر ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی توجہ خاص اور ھدایت کی بنا پر نہ صرف خطبات کا انعقاد ممکن ھو سکا بلکہ مسند قریشی تمام ذمہ داریاں خوش اسلوبی سے انجام دے رھی ہے۔

چونکہ یہ یادگاری خطبات سال میں دو مرتبہ ھوا کریں گے اس لیے امید ہے کہ مارچ ، اپریل ۱۹۸۶ء میں اس میں شرکت کے لیے پروفیسر ڈاکٹر اسمعیل الفاروقی تشریف لائیں گے ۔ خطبات کا انعقاد کراچی ، اسلام آباد اور لاھور میں ھو گا ۔

چونکہ ڈاکٹر قریشی مرحوم اور ڈاکٹر اسمعیل الفاروقی دونوں ادارہ تحقیقات اسلامی سے اس کے ابتدائی دور میں منسلک رہ چکے ھیں اس لیے ڈاکٹر ھاشمی نے ادارہ کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر شیر محمد زمان کی اس دعوت کو قبول کر لیا کہ یادگاری خطبات کے دوسرے سلسلہ کی میزبانی ادارہ کرے ۔

بین الاقوامی سیرت کانفرنس
اسلام آباد

حسب روایت اس سال بھی اسلام آباد میں وزارت مذہبی امور کے زیر اہتمام ١٢ ، ١٣ ربیع الاول کو سیرت کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ۔ اس مرتبہ یہ کانفرنس بین الاقوامی سطح پر منعقد کی گئی ، چنانچہ اس کانفرنس میں ملکی علماء و فضلاء کے علاوہ بیس اسلامی ممالک کے مندوبین نے شرکت کی جن میں بعض وزراء اور چند معروف اہل علم و تحقیق بھی شامل تھے ۔ اور انہوں نے پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایمان افروز مقالات پڑھے ۔

نمائش کتب سیرت
زیر اہتمام
ادارہ تحقیقات اسلامی

١٩٨٣ء ربیع الاول کے مہینہ میں ادارہ تحقیقات اسلامی نے وزارت مذہبی امور کے تعاون سے کتب سیرت کی نمائش کا اہتمام کیا تھا ۔ اس سال پھر ادارہ نے اس نمائش کا اہتمام اس اختصاص کے ساتھ کیا کہ اس مرتبہ صرف چودھویں صدی ہجری میں لکھی جانے والی کتب سیرت کو نمائش میں شامل کیا گیا ۔

١٢ ربیع الاول مطابق ٢٦ نومبر صدر پاکستان نے اس نمائش کا باقاعدہ افتتاح کیا ۔ امام مسجد حرام جناب محمد بن عبداللہ السبیل بھی صدر کی معیت میں اس افتتاحی تقریب میں شریک ہوئے ، اس دفعہ نمائش میں شامل کتب کی تعداد تین ہزار آٹھ سو تھی ، جنہیں

مختلف عنوانات کے تحت تقسیم کر دیا گیا تھا تاکہ شائقین کتب آسانی کے ساتھ جائزہ لے سکیں ، تین دسمبر ۱۹۸۵ء تک جاری رہنے والی اس نمائش کتب کو دیکھنے کیلئے تشریف لانے والوں کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق کم و بیش پانچ سو روزانہ تھی ۔

اسمبلی برائے مذاہب عالم :

نیو جرسی ریاستہائے متحدہ امریکہ میں ۱۵ نومبر سے ۲۱ نومبر ۱۹۸۵ء تک ایک اسمبلی برائے مذاہب عالم منعقد کی گئی ۔ اس کا اہتمام Unification Church کی جانب سے کیا گیا تھا اور اس میں دنیا کے مختلف ممالک سے ۶۸۰ کے قریب مندوبین نے شرکت کی ۔ ان مندوبین کا تعلق ایک درجن سے زیادہ مذاہب سے تھا ۔ اس اسمبلی کے منتظمین نے جو اغراض و مقاصد بیان کئے ہیں ان کی رو سے دنیائے انسانیت اس وقت مادہ پرستی ، لادینیت ، خدا سے بغاوت ، ظلم و تعدی کے جن امراض میں مبتلا ہے ان سے نجات دلانے کے لیے تمام مذاہب کو مل کر مشترکہ حکمت عملی وضع کرنی چاہیئے ۔ اس اسمبلی کے شرکاء ۱۲ سے زائد مختلف کمیٹیوں میں تقسیم ہو کر مذکورہ بالا مسائل کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے رہے ۔ ہر مندوب نے اپنے مذہبی عقائد کے حوالہ سے ان مسائل میں سے کسی ایک مسئلہ کے خاص پہلو پر روشنی ڈالی اور اپنے خیالات کو تحریری صورت میں پیش کیا ۔ خیال ہے کہ اس کانفرنس کی روئیداد اور اس میں پیش کئے جانے والے خیالات کا مختصر تعارف منتظمین کی طرف سے شائع کیا جائے گا ۔ اس اسمبلی کے کئی مشترکہ اجلاس بھی ہوئے جن میں

مختلف بڑے بڑے مذاہب کے نمائندوں نے اپنے اپنے مذہبی ورثہ کا تعارف کرایا ۔ تقریباً ۷۰ مسلمان بھی اس اسمبلی میں شریک تھے جن کا تعلق مختلف ممالک سے تھا ۔ مشترکہ اجلاس میں مسلمانوں کی جانب سے پاکستان کے مشہور مفکر جناب اے ۔ کے ۔ بروھی نے اسلام کا نقطۂ نظر پیش کیا ۔ ان کے علاوہ پاکستان سے حسب ذیل اصحاب نے اسمبلی میں شرکت کی :

پروفیسر خورشید احمد ،

ڈاکٹر منظور احمد ،

ڈاکٹر افضل اقبال ،

ڈاکٹر یوسف عباس ہاشمی ،

ڈاکٹر انیس احمد ،

ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کے رکن جناب محمد الغزالی نے بھی اس اسمبلی میں شرکت کی اور "Growing Profanity in our life,, — Impact of Secularity,, کے عنوان سے مقالہ پیش کیا ۔